نفاذِ شریعت ایکٹ

——— استدراک ———

پروفیسر خورشید احمد

شریعت کے نفاذ کے لیے جن دستوری اور قانونی اصلاحات کی ضرورت ہے' اور اس سلسلہ میں جو کوششیں ہوئی ہیں' ان کے جائزے سے میرا مقصد جہاں اصولی مسائل کی تنقیح تھا وہیں اصل اور بڑا مقصد یہ تھا کہ خود شریعت کے نفاذ پر سیکولر اور قوم پرست حلقے جو اعتراضات کر رہے ہیں ان کا تعقّب کیا جائے۔ شریعت بل جس شکل میں پارلیمنٹ سے منظور ہوا تھا وہ تمام دینی عناصر کے لیے سخت غیر تسلی بخش تھا' اور جماعت اسلامی کی مرکزی شوریٰ نے اس پر اپنی قرار داد میں مؤثر گرفت کی ہے جو میرے دل کی آواز ہے۔ الحمد للہ اب فیڈرل شریعت کورٹ نے بھی ان استثنائی شقوں کو خلاف شریعت قرار دے کر ان کو تبدیل کرنے کا حکم جاری کر دیا ہے۔ ان استثنائی شقوں پر ملک کے تمام دینی حلقوں نے شدید اضطراب کا اظہار کیا تھا' اور بلا شبہ امت کے اجتماعی ضمیر نے ان سے برأت کا اعلان کیا تھا' جس سے مجھے مکمل اتفاق ہے۔

مضمون کے ابتدائی حصے کے بارے میں چند مخلص اہلِ علم بزرگوں نے متوجہ کیا ہے کہ اس سے بل کی تائید کا پہلو نکل سکتا ہے۔ تو میں صاف الفاظ میں اس بات کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ بل کی دفعہ ۲ ۳۴ اور ۱۹ میں جن مستثنیات کا ذکر ہے وہ شریعت سے متصادم ہیں۔ شریعت بل کو شریعت سے ہم آہنگ کرنے کے لیے ان کو کالعدم کرنا دین کا کم سے کم تقاضا ہے۔ اس میں اس امر کی وضاحت بھی کرنا چاہتا ہوں کہ دستور کی دفعہ ۲ میں ترمیم کے ذریعہ قرآن و سنت کی بالادستی کے قیام کے بغیر شریعت کا نفاذ نہیں ہو سکتا۔ اس دستوری ترمیم کے وعدے سے انحراف موجودہ حکومت کی طرف سے شرمناک بد عہدی ہی نہیں بلکہ اسلام کے بارے میں ان کی دو عملی کی بھی بدترین مثال ہے۔